REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT. NO - R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ
REGD NO - P/GDP-3.

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۸
ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

شمارہ ۴۲

شرح چندہ:-
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۵ روپے
(بذریعہ بحری ڈاک)
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

۲۵ ذیقعد ۱۳۹۹ ہجری | ۱۸ اخاء ۱۳۵۸ ہش | ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۹ ء

از دفتر ... حضرت ... صدر انجمن احمدیہ

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۵ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل کے ذریعہ موصولہ مورخہ ۹/۱۰ کی اطلاع مظہر ہے کہ صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے اور حضور آج کل اسلام آباد میں مقیم اہم مہمات دینیہ کی ادائیگی میں مصروف ہیں۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۵ اخاء (اکتوبر) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی سفر پر ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بمبئی کانفرنس میں شرکت کے بعد قادیان واپس تشریف لائیں گے

قادیان میں مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ!

قادیان میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام

مجالس ہائے خدام الاحمدیہ بھارت کا دوسرا اور اطفال الاحمدیہ کا پہلا مشترکہ سہ روزہ کامیاب سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا دعائیہ پیغام!

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے افتتاحی و اختتامی خطاب اور علمائے سلسلہ کی علمی تقاریر

قادیان کے خدام اور اطفال کے علاوہ آندھرا۔ یوپی۔ اڑیسہ اور جموں و کشمیر وغیرہ گیارہ مجالس کے نمائندگان کی شرکت

خالصۃً دینی اور روحانی ماحول میں مختلف علمی، ورزشی اور ذہانت کے مقابلوں کا دلچسپ پروگرام!

رپورٹ مرتبہ ——— محمد انعام غوری

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے زیر اہتمام قادیان دارالامان میں مجالس خدام الاحمدیہ ہائے بھارت کا دوسرا اور مجالس اطفال الاحمدیہ کا پہلا مشترکہ سہ روزہ کامیاب سالانہ اجتماع ۵-۶-۷ اخاء ۱۳۵۸ ہش (اکتوبر ۱۹۷۹ء) کی تاریخوں میں منعقد ہو کر خالصۃً دینی اور روحانی ماحول میں مختلف علمی، ورزشی اور ذہانت کے دلچسپ مقابلہ جات اور تربیتی اجلاسات کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک!

گزشتہ سال ۵، ۶، ۷ اکتوبر کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام پہلا دو روزہ اجتماع منعقد ہوا تھا۔ اور بفضلہ تعالیٰ بڑا کامیاب رہا۔ اس موقعہ پر سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے روح پرور پیغام میں اطفال الاحمدیہ کو بھی اپنے پروگراموں میں شامل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ

"اطفال الاحمدیہ کو جنہوں نے کل کو آپ کی جگہ لینا ہے، اپنے ساتھ چلاتے جائیے"

چنانچہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان نے گزشتہ اجتماع کے موقعہ پر ہی اپنے اس عزم کا اظہار فرما دیا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کے ارشادِ مبارک کی تعمیل میں ہم آئندہ سال خدام الاحمدیہ کے پروگرام کے ساتھ اطفال الاحمدیہ کے پروگرام کو بھی شامل رکھیں گے

اجتماع کمیٹی کی تشکیل

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و نگرانِ اعلیٰ اجتماع نے دورانِ سال ہی اجتماع کے انتظامات کے لئے ایک سب کمیٹی کی تشکیل فرما دی تھی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ سیکرٹری و نائب نگران اجتماع

(۲) مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قائد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی — ممبر

(۳) خاکسار محمد انعام غوری مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ — ممبر

چنانچہ مذکورہ تین ممبران پر مشتمل سب کمیٹی نے خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے مشترکہ سالانہ اجتماع کے لئے سہ روزہ پروگرام مرتب کر کے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں تجویز پیش کی کہ پہلا دن خالصۃً خدام کے پروگرام پر مشتمل ہو۔ پھر دوسرے دن دوپہر کے بعد سے اطفال بھی شریک ہو جائیں اور اس کے بعد دونوں کا مشترکہ پروگرام تیسرے دن کی شام تک جاری رہے۔ جس کو صدرِ محترم نے مفید مشوروں اور مناسب ترمیم کے ساتھ منظور کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مقامی مجلس کے عہدیداروں کے تعاون سے اس پروگرام کو عملی شکل دی جائے۔

چنانچہ اجتماع کمیٹی نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کی طرز پر اجتماع کے پروگراموں کو مختلف شعبہ جات میں تقسیم کر کے ان کے منتظمین اور نائب منتظمین اور معاونین تجویز کئے اور باقاعدہ ڈیوٹی شیٹ تیار کر کے محترم صدر صاحب مرکزیہ سے اس کی منظوری حاصل کی۔

امتحان دینی نصاب خدام و اطفال

قبل اس کے کہ سالانہ اجتماع کی مصروفیات کا ذکر کیا جائے، ماہِ ستمبر میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے لئے جانے والے (مسلسل صفحہ ۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان ... شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

خدام واطفال کے امتحان دینی نصاب کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ خدام الاحمدیہ کے نصاب کے مطابق اس سال مجالس ہائے خدام الاحمدیہ بھارت کو "مبتدی" کے امتحان میں شریک کیا گیا جسمیں قادیان کے علاوہ ہندوستان کی متعدد مجالس کے خدام نے حصہ لیا۔ اور مکرم عمر دین صاحب قادیان (ٹی سٹال) نے ۹۴/۱۰۰ نمبر حاصل کر کے اوّل۔ مکرم محمد عبد القیوم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد نے ۸۵/۱۰۰ نمبر حاصل کر کے دوّم اور مکرم رفیق احمد صاحب ناصر قادیان نے ۸۳/۱۰۰ نمبر حاصل کر کے سوّم پوزیشن حاصل کی۔

اسی طرح اطفال الاحمدیہ کے دینی نصاب کے مطابق "ستارۂ اطفال" کے کورس کا ہر مجلس نے مقامی طور پر زبانی امتحان لے کر نتیجہ سے دفتر مرکزیہ کو آگاہ کیا۔

حسنِ کارکردگی میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی مجالس!

شروع سال ہی میں دفتر مرکزیہ کی طرف سے جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ بھارت کو مطلع کر دیا گیا تھا کہ آئندہ سال بھی انشاء اللہ حسن کارکردگی کا جائزہ لے کر نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کو انعام کا مستحق قرار دیا جائے گا۔ چنانچہ اجتماع سے ایک ماہ قبل سب کمیٹی اجتماع نے مجالس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ میں کارکردگی کے لحاظ سے اوّل آنے والی مجالس کو ایک قیمتی ٹرافی بطور انعام دیئے جانے کی سفارش کرتے ہوئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں تجویز پیش کی کہ "منارۃ المسیح" کے دو خوبصورت ماڈل تیار کر کے ٹرافی کی صورت میں اوّل آنے والی مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ کو دیئے جائیں۔ اور اگر کوئی مجلس تین سال متواتر اوّل آکر یہ ٹرافی حاصل کرتی رہے تو یہ ٹرافی اُسی مجلس کی ہو جائیگی۔ آنمحترم نے اس تجویز کو منظور فرماتے ہوئے ٹرافی بنوانے کے سلسلہ میں مفید ہدایات جاری فرمائیں۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ کثیر رقم خرچ کر کے دفتر مرکزیہ نے اجتماع سے پہلے یہ ٹرافیاں بنوالیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کو دیئے جانے والی ٹرافی کا نام "فضل عمرؓ ٹرافی" اور اطفال الاحمدیہ کو دیئے جانے والی ٹرافی کا نام "ناصر ٹرافی" رکھا گیا ہے —— مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ ہائے بھارت کی کارکردگی کا مختلف جہت سے جائزہ لینے کے بعد سب کمیٹی نے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں سفارش پیش کی کہ سال ۷۸-۷۹ء میں مجلس خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ کو اوّل۔ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کو دوّم اور مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر کو سوّم پوزیشن عطا کی جائے۔ اسی طرح مجالس اطفال الاحمدیہ میں مجلس اطفال الاحمدیہ حیدر آباد کو اوّل۔ مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کو دوّم اور مجلس اطفال الاحمدیہ سورو (اڑیسہ) کو سوّم پوزیشن دی جائے۔ چنانچہ آنمحترم نے سب کمیٹی کی سفارشات کو منظور فرماتے ہوئے فضل عمرؓ ٹرافی، مجلس خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ کو اور ناصر ٹرافی، مجلس اطفال الاحمدیہ حیدر آباد کو دیئے جانے کا فیصلہ فرمایا۔ اور دوّم و سوّم آنیوالی دیگر مجالس کو بھی انعامات عطا کئے جانے کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ اجتماع کے آخری روز تقسیم انعامات کی تقریب میں یہ انعامات تقسیم کئے گئے۔

بیرونی مجالس کے نمائندگان کی شرکت

بفضلہ تعالیٰ خدام و اطفال الاحمدیہ کے اس سالانہ اجتماع میں مقامی مجلس کے قریباً دو صد خدام اور قریباً دو صد ہی اطفال شریک ہوئے۔ ان کے علاوہ ہندوستان کی گیارہ مجالس کے سولہ نمائندے تشریف لائے۔ چنانچہ سکندر آباد سے تین۔ کیرنگ اڑیسہ سے دو۔ آسنور (کشمیر) سے ایک۔ ناصر آباد (کشمیر) سے دو۔ بھدرواہ سے ایک۔ راٹھ (یوپی) سے دو۔ کانپور (یوپی) سے ایک۔ سہارنپور (یوپی) سے ایک اور خانپور ملکی (بہار) سے ایک اور شنکر گھو (یوپی) سے ایک۔ اور ایک قادیان میں مقیم رشی نگر (کشمیر) کے نمائندے نے اجتماع میں شمولیت کی۔

مقام اجتماع کی تیاری

مکرم چوہدری عبد السلام صاحب اور مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر مہتمم تجنید مرکزیہ نے اپنے معاونین کے تعاون سے مدرسہ احمدیہ کے صحن کو شامیانوں اور قناتوں سے گھیر کر خوبصورت مقام اجتماع تیار کیا۔ خدام و اطفال کے بیٹھنے کے لئے نیچے دریاں بچھوادی گئی تھیں اور اطراف میں باہر سے آنے والے نمائندگان۔ ناظر صاحبان اور دیگر معززین کے لئے کرسیاں لگوادی گئی تھیں اور ایک خوبصورت سٹیج بھی تیار کیا گیا۔ پنڈال کے اندر شامیانے اور قناتوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور مختلف اسلامی نعروں کے جلی حروف میں لکھے ہوئے قطعات لگا دیئے گئے تھے۔ اور گرمی کی پیش نظر تھوڑے تھوڑے فاصلے پر stand fan رکھے ہوئے تھے دوسری طرف لاؤڈ سپیکر کا بھی عمدہ انتظام تھا۔ مکرم محمد یعقوب صاحب اور رفیق احمد صاحب ناصر نے اس ذمہ داری کو اچھے رنگ میں ادا کیا۔

پنڈال کے سامنے لوائے خدام الاحمدیہ کے لئے جگہ مخصوص کر کے پول نصب کر دیا گیا تھا۔ اور مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر کی نگرانی میں لوائے خدام الاحمدیہ کے پہرہ کا خاطر خواہ انتظام تھا۔

پیغام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

برموقعہ سالانہ اجتماع خدام و اطفال الاحمدیہ اکتوبر سنہ ۱۹۷۹ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و نوازش سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام و اطفال الاحمدیہ کے نام بذریعہ تار جو دعائیہ پیغام ارسال فرمایا، اس کا اردو ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے:-

"اللہ تعالیٰ اجتماع اور اس میں شرکت کرنے والوں پر اپنا فضل و رحمت نازل فرمائے۔ اور خدام و اطفال کو اسلام اور انسانیت کی خدمت کرنے کی ہمت و توفیق عطا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

خلیفۃ المسیح الثالث"

افتتاحی اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ

ان تمام ابتدائی انتظامات کے بعد مورخہ ۵ اکتوبر کو بعد نماز جمعہ اجتماع کا پروگرام شروع ہوا۔ آئیے اب ہم آپ کو اجتماع گاہ میں لے چلیں۔ جہاں نماز جمعہ کے بعد تمام خدام مسجد سے سیدھے مقام اجتماع میں جمع ہوئے۔ ٹھیک ۲½ بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مقام اجتماع میں تشریف لے آئے۔ آپ کے کرسئ صدارت پر رونق افروز ہونے کے ساتھ ہی افتتاحی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جو مکرم مولوی عبد الکریم صاحب ملکانہ نے کی۔ بعدہٗ محترم صدر صاحب نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرانے کی رسم ادا کی۔ پرچم کُشائی کے ساتھ ہی فضا پُرجوش اسلامی نعروں سے معمور ہوگئی۔ اس کے بعد مکرم معتمد صاحب مرکزیہ نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا ازاں بعد مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے خوش الحانی سے نظم سُنائی۔ نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قائد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ دعائیہ محبت بھرا پیغام جو بذریعہ ٹیلیگرام موصول ہوا تھا، اس کا انگریزی متن اور اردو ترجمہ سُنایا (یہ پیغام اسی صفحہ پر علیحدہ درج کیا گیا ہے)

بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے نومبر سنہ ۱۹۷۸ء تا ستمبر سنہ ۱۹۷۹ء کی رپورٹ کارگزاری دفتر مرکزیہ پڑھ کر سُنائی۔

افتتاحی خطاب

اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام سے افتتاحی خطاب فرماتے ہوئے فرمایا، ہمارا یہ اجتماع ایک رُوحانی اجتماع ہے۔ اور یہ اجتماع اس طبقے کا ہے جسمیں جوش اور ولولہ ہوتا ہے۔ ہمت اور اُمنگ ہوتی ہے۔ نوجوانوں کی صحیح راہنمائی سے بڑے بڑے کام لئے جا سکتے ہیں۔ اور لئے جاتے ہیں۔ دُنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ بعض نوجوان تعمیری کام بھی کرتے ہیں اور بعض تخریبی بھی۔ خدام الاحمدیہ کا یہ نصب العین ہے کہ نوع انسان کی خدمت کے لئے تعمیری کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے آنمحترم نے خدام کو تین اہم امور کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا پہلی بات جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ کے ذمہ جو کام ہے وہ اتنا وسیع اور اتنا مشکل ہے کہ اس کے لئے مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا کہ تُو وہ مسیح ہے کہ جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ حضورؑ کی ساری زندگی اس بات پر شاہد ہے پس احمدی نوجوانوں کا وقت بھی بہت قیمتی ہے اس کی قدر کرنا اس کا صحیح استعمال کرنا اور اپنی عظیم ذمہ داریوں کو جو غلبۂ اسلام کے ضمن میں ہم پر عائد ہوتی ہے، ادا کرنے کے لئے دُعاؤں اور تدبیر کے ساتھ مسلسل جدوجہد کرتے چلے جانا ہمارا فرض ہے۔

دوسری اہم بات جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ ہے اطاعت و فرمانبرداری؛ قرآن مجید نے بھی اس پر بہت زور دیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جس قوم کے اندر یہ جذبہ پیدا ہو جائے وہ بہت جلد ترقی کے منازل طے کرتی جاتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے وہ کامیابی سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔ اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت میں خلیفۂ وقت کی اطاعت امیر کی اطاعت۔ قائد کی اطاعت اور ہر عہدیدار کی اطاعت شامل ہے

(آگے صفحہ ۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

قرآن کریم ہر چیز کو انسان کھولتا چلا جاتا ہے اور اسکی تعلیم حسن کی ایک عظیم دنیا ہمارے سامنے پیش کرتی ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں اس تعلیم کی گہرائیوں اور وسعتوں کو سمجھنے اور اسکے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے

قرآنی وعدوں اور بشارتوں کا پورا ہونا پختہ ایمان اور ان ذمہ داریوں کے ساتھ مشروط ہے جو انکے ساتھ عائد کی گئی ہیں

بعض الٰہی بشارتوں اور وعدوں اور انکے پورا ہونے کیلئے بیان کی گئی شرائط کا ذکر اور بعض آیات قرآنیہ کی لطیف تفسیر

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۰ ظہور ۱۳۵۸ ہش مطابق ۱۰ اگست ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات پڑھیں :-

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ۙ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ (لقمان آیت ۹، ۱۰)

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (حٰم السجدۃ آیت ۳۱)

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ (التوبہ آیت ۷۲)

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی ؕ وَلَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ (محمد آیت ۱۶)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ (المائدہ آیت ۱۰)

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤی ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۙ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا ۚ وَهُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۚ لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔

(الانبیاء آیت ۱۰۲ تا ۱۰۴)

لَا تَدْعُوا الْیَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِیْرًا ۝ قُلْ اَذٰلِكَ خَیْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِیْرًا ۝ لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ خٰلِدِیْنَ ؕ كَانَ عَلٰی رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا۔ (الفرقان آیت ۱۵ تا ۱۷)

اور پھر فرمایا:-

گزشتہ جمعہ میں نے قرآن مجید کی اس آیت پر خطبہ دیا تھا کہ

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ۔ (البقرہ آیت ۱۸۷)

اور بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے النَّاس کو بنی نوع انسان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تمہارے قریب ہوں مجھ سے مانگو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا دعا کے لئے جو شرائط ہم نے مقرر کی ہیں ان کا خیال رکھنا مجھ سے مانگو میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں۔ مجھ سے مانگو اپنی زبان میں۔ دنیا کی ہر زبان میں خدا تعالیٰ دعا کرنے والے کی دعا کو سنتا ہے اور جب چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور قبول کرتا ہے۔

پھر میں نے بتایا تھا کہ صرف یہ نہیں فرمایا کہ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ بلکہ

دعا کرنے کے طریق

بھی بتائے اور دعا کرنے کے بہت سے الفاظ بھی بتائے اور دعا کے لئے مختلف جہات میں نئی سے نئی دنیا کے دروازے بھی کھولے میں نے قرآن کریم کی آیات سے مثالیں دے کر آپ کو یہ مسئلہ سمجھانے کی کوشش کی تھی ان میں سے ایک آیت میں نے یہ لی تھی رَبَّنَا اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ اپنے رسولوں کی زبان پر ہم سے جو تو نے وعدہ کیا ہے وہ سب ہمیں دے دے اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ تو اپنے وعدے کا پکا ہے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرتا پھر بھی یہ دعا سکھائی قرآن کریم میں جو عَلٰی رُسُلِكَ کے مطابق وعدے دیئے گئے ہیں۔ اس میں بشارت کا لفظ بھی استعمال کیا بعض دوسرے الفاظ استعمال کئے۔ اور اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا میں جو "وعدہ" کا لفظ ہے مَا وَعَدْتَّنَا اس لفظ کے ساتھ بھی قرآن کریم میں بہت سے وعدوں کا ذکر ہے اس آیت کی روشنی میں پھر ایک دنیا کھلتی ہے دعاؤں کی۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کون سے وعدے ہیں جن کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے "وعدہ" کے لفظ کے ساتھ اور جن کی بشارتیں دی ہیں۔

یہاں پانچ باتیں رَبَّنَا وَاٰتِنَا میں کہی گئی تھیں۔ یعنی اس آیت میں سورۃ آل عمران کی آیت ہے۔ ایک یہ کہ رسولوں کی زبان پر جس کا وعدہ کیا گیا ہے وہ سب ہمیں دے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ وعدے کیا ہیں۔ دوسرے ہمیں اس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ قرآن کریم میں اگر کہیں یہ ذکر ہے کہ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کی امت کے متعلق یہ وعدہ تھا اور جو وہ ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع اور ان کی شرائع

اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ

قرآن کریم کا ہی ایک حصہ تھیں اس لئے ان وعدوں کا ذکر کر کے ہمارے سامنے یہ بات رکھی اور اس آیت میں اس کو واضح کیا کہ وہ وعدے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت کے ساتھ تھے تمہارے ساتھ بھی وہ وعدے ہیں۔

دوسری بات اس آیت میں یہ بتائی گئی ہے کہ اگر یہ وعدے پورے نہ ہوئے تو قیامت کے روز ہم ذلیل ہو جائیں گے۔

تیسری بات یہ بتائی گئی ہے اس آیت میں کہ اے خدا تو تو صادق الوعد ہے لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ۔ تجھ سے وعدہ خلافی کا امکان ہی نہیں پھر یہ سوال اٹھتا تھا کہ جب خدا تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا تو پھر اس دعا کی کیا ضرورت تھی کہ آتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلٰی رُسُلِكَ تو جاننا چاہیئے کہ جہاں وعدے دیئے گئے ہیں وہاں کچھ شرائط بھی رکھی گئی ہیں کچھ ذمہ داریاں بھی عائد کی گئی ہیں تو یہ بات بتائی گئی کہ یہاں اس میں یہ کہا گیا کہ اے خدا جو شرائط اور ذمہ داریاں ان وعدوں کے ساتھ تھیں ان کے پورا کرنے کی ہمیں توفیق دے تاکہ تیرے وعدے ہمارے حق میں پورے ہوں۔ پھر سوال پیدا ہوتا تھا کہ انسان بشری کمزوریاں رکھتا ہے ان شرائط ان ذمہ داریوں کو کماحقہٗ ادا نہیں کر سکتا اس لئے انسانی کوشش کے علاوہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مغفرت کی بھی ضرورت ہے۔

تو اسی آیت سے ہم یہ استدلال کرتے ہیں جو بات آگے جا کر دوسری آیات میں کھل کر سامنے بھی آجاتی ہے کہ ہماری کوششوں میں جو ہم تیری رضا کے حصول کے لئے کریں اگر خامیاں رہ جائیں۔ ہم سے کوئی غفلتیں اور کوتاہیاں سرزد ہو جائیں تو اے خدا

مغفرت کی چادر کے نیچے

انہیں ڈھانپ دے۔ جب تک خدا تعالیٰ کی مغفرت انسان کے گناہوں اور اس کی کوتاہیوں اور غلطیوں کو ڈھانپ نہ لے اور جب تک انسان اپنی یہ کوشش نہ کرلے کہ جو

شرائط اور ذمہ داریاں

ڈالی گئی ہیں۔ ان کو وہ زبان، دل اور عمل سے پورا کرنے والا ہو اس وقت تک خدا تعالیٰ وہ وعدے پورے نہیں کرے گا پہلی امتوں میں بھی یہ اعلان کیا گیا ہے۔

تو اس چیز کی وضاحت میں میں نے ساری آیات تو نہیں لی۔ ایک خطبہ جمعہ میں ان کے متعلق نہیں بات کر سکتا۔ جو میں نے آیات لی ہیں اس سلسلہ میں بھی مختصر کروں گا چند مثالیں لی ہیں کہ مَا وَعَدْتَنَا کون سے وعدے ہیں جو قرآن کریم نے وعدے کے لفظ سے انسان سے کئے اور پھر انہی میں آتا ہے شرائط کیا رکھی گئی ہیں اور وعدے کی تفصیل کیا ہے۔

یہ جو آیتیں میں نے پڑھی ہیں ان کا اکٹھا ہی ترجمہ کر دیتا ہوں ورنہ دیر ہو جائے گی آیات آپ نے سن لی ہیں اب ترجمہ سن لیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الخ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے اس کے مناسب حال عمل کئے۔ ان کو نعمت والے باغات ملیں گے جن میں وہ رہتے چلے جائیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا کیا ہوا پختہ وعدہ ہے (وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا) اور وہ

غالب اور بڑی حکمت والا

ہے۔ جو چاہتا ہے کر سکتا ہے لیکن بے حکمت بات نہیں کیا کرتا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے کے لئے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی

جنتوں کے وعدے

کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں پاک رہائش گاہوں کا بھی وعدہ کیا ہے اور ان کے علاوہ اللہ کی رضا مندی کا سب سے بڑا انعام ہے جو ان کو ملے گا اور اس کا ملنا بہت بڑی کامیابی ہے۔

پھر فرمایا:-

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ متقیوں سے جن جنتوں کا وعدہ کیا گیا ہے ان میں ایسے پانی کی نہریں ہوں گی جن میں سڑنے کا مادہ نہیں ہوگا اور ایسی نہریں ہوں گی دودھ کی جن کا مزہ کبھی نہیں بدلے گا اور ایسی شراب کی نہریں ہوں گی جو پینے والوں کو مزیدار لگیں گی اور پاک صاف شہد کی نہریں بھی ہوں گی اور ان متقیوں کو ان جنتوں میں ہر قسم کے پھل بھی ملیں گے اور اپنے رب کی طرف سے مغفرت بھی ملے گی

یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو زندہ کیا۔

پھر فرمایا اللہ نے مومنوں سے اور ایمان کے مطابق عمل کرنے والوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ان کو مغفرت اور بڑا اجر ملے گا۔

پھر فرمایا یقیناً وہ لوگ جن کو ہماری طرف سے

نیک سلوک کا وعدہ

ہو چکا ہے وہ اس دوزخ سے دور رکھے جائیں گے وہ اس کی آواز تک نہیں سنیں گے اور وہ اس حالت میں جسے ان کے دل چاہتے ہیں ہمیشہ رہیں گے بڑی پریشانی کا وقت بھی ان کو غمگین نہیں کرے گا اور فرشتے ان سے ملیں گے اور کہیں گے کہ یہ وہ تمہارا دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

پھر فرمایا (میں نے ایک آیت کا نزول کے متعلق لے لی ہے مضمون واضح کرنے کے لئے) کا نزول سے کہا جائے گا آج ایک موت کی آرزو نہ کرو بلکہ بار بار موت کی خواہش کرو کیونکہ تم پر بار بار عذاب آنے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ تو ان سے کہہ دے کہ یہ انجام بہتر ہے یا دائمی جنت جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے وہ ان کا بدلہ اور آخری ٹھکانہ ہوگا انہیں اس میں جو کچھ چاہیں گے ملے گا وہ اس میں ہمیشہ کے لئے بستے چلے جائیں گے یہ ایک ایسا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا تیرے رب پر واجب ہے۔

پھر فرمایا۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے اس کے مناسب حال عمل کئے ان کو

نعمت والے باغات

ملیں گے جن میں وہ رہتے چلے جائیں گے یہ اللہ کا کیا ہوا پختہ وعدہ ہے اور وہ غالب اور بڑی حکمت والا ہے (یہ دوبارہ آگیا)

یہ آیت جو ابھی میں پڑھ رہا تھا دوبارہ اس میں تین شرائط بیان ہوئیں ایک یہ کہ ایمان لانا فرض ہے۔ وعدہ کے پورا ہونے کے لئے پختہ ایمان ضروری ہے بغیر ایمان کے کسی شخص کے حق میں خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا نہ ہوگا۔

دوسرے یہ کہ ایمان کے مطابق اپنی زندگی گزارنی ہوگی ایمان کے خلاف تمہاری زندگی کا کوئی کام نہ ہو اور تیسرے یہ کہ موقع اور محل کے مطابق کیونکہ اسلامی تعلیم میں اس قسم کی سختی اور کھچاؤ نہیں جس طرح بعض دوسری جگہ ہمیں نظر آتا ہے بلکہ موقع اور محل کو ملحوظ رکھنا ضروری قرار دیا گیا ہے جیسے کہ فرمایا:-

فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ

جو معاف کرے اور اس کو یقین ہو کہ معافی دے دینا اصلاح کا موجب ہوگا تو اس کو اجر ملے گا۔ جو معاف کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ معافی دے دینا اصلاح کا موجب نہیں ہوگا بلکہ فساد کو بڑھانے والا ہوگا تو خدا تعالیٰ اس کو اجر نہیں دے گا۔

تو موقع اور محل کے مطابق اس کے اعمال ہوں یہ شرائط ہیں وعدے کے پورا ہونے کے اور وعدے یہ ہیں:-

جَنّٰتُ النَّعِيْمِ

نعمت والے باغات۔ "نعیم" کے معنی مفرداتِ راغب میں لکھے ہیں اَلنِّعْمَةُ الْكَثِيْرَةُ یعنی ایسی جنتیں جن میں خدا تعالیٰ کی کثرت کے ساتھ نعمتیں نازل ہونے والی ہوں۔

دوسرا وعدہ یہ ہے کہ:-

خٰلِدِیْنَ فِیْھَا

کہ یہ ہمیشہ کا ٹھکانہ ہے جس وقت جنتی جنت میں چلا جائے گا تو اسے باہر نہیں نکالا جائے گا۔ یہ وعدہ ہے۔

ایک یہ کہ وہ ایسی جنّات ہیں جن میں کثرت سے خدا تعالیٰ کی نعماء کے جنّتی وارث ہوں گے اور دوسرے یہ کہ جب جنت میں داخل ہوں گے تو جنّت سے نکالے نہیں جائیں گے۔

سورہ حٰمٓ السّجدہ جس کو "فُصِّلَتْ" بھی کہتے ہیں میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ

وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے۔ یہ آیت اور ترجمہ میں پڑھ چکا ہوں اس میں جن شرائط کا ذکر ہے وہ یہ ہیں:—

یہ عقیدہ رکھنا کہ رَبُّنَا اللّٰہُ یعنی توحید خالص کا عقیدہ جس میں کسی قسم کے شرک کی آمیزش نہ ہو۔ یہ شرط ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں ایمان لایا اگر کوئی شخص یہ کہنے کے بعد اپنے دل میں ایک مبہم سی شکل ایمان کی رکھتا ہو۔ نیز اگر کوئی شخص اس ایمان کے ساتھ ظاہر میں ہمیں نماز پڑھتا بھی نظر آئے ہمیں زکوٰۃ دیتا بھی نظر آئے ہمیں روزہ رکھتا بھی نظر آئے لیکن وہ شرک کی بھی کسی قسم میں ملوث ہو تو خدا تعالیٰ کا وعدہ اس کے حق میں پورا نہیں ہوگا۔ یہاں یہ شرط بڑی کھول کے بیان کر دی کہ شرط یہ ہے کہ عقیدہ رکھے رَبُّنَا اللّٰہُ اللہ ہی اللہ ہے جس کی انسان کو ضرورت ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ سے مل سکتی ہے غیر اللہ سے نہیں اسی کے فضل اور اس کی رحمت سے انسان اپنی زندگی کے مقصد کو پا سکتا ہے

ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

دوسرے یہ کہ صراطِ مستقیم پر وہ پختگی کے ساتھ قائم ہو جائے مستقل مزاجی کے ساتھ صراطِ مستقیم پر قائم ہو اور توحید خالص کو ایک دفعہ اختیار کر کے بھی شرک ظاہر یا شرک باطن کا کوئی خیال اس کے دل میں نہ آئے۔

اور اس میں یہ بتایا کہ بھٹک نہ جانا ثبات قدم ہو خدا تعالیٰ سے وفا کا تعلق رکھنا۔ خدا کی پرستش کے ساتھ کسی اور کی پرستش نہ کرنا اپنے نفس کو اپنے لئے بت نہ بنانا۔ نفسانی خواہشات کے حصول میں اللہ تعالیٰ کو نظر انداز نہ کر دینا بلکہ خدا کی خاطر ہر چیز کو یہاں تک کہ اپنے نفس کو اور اپنی جان کو قربان کر دینا اور ایک فنا کی حالت طاری کر کے ایک نئی زندگی اپنے رب سے پانا۔ یہ شرائط بیان کر دیں۔

وعدے جو اس آیت میں بیان ہوئے ہیں وہ یہ ہیں:—

ایک وعدہ یہ ہے کہ تم پر فرشتے اتریں گے۔ اس آیت میں یہ وعدہ دیا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ جو لوگ رَبُّنَا اللّٰہُ کہیں گے اور خدا کے ساتھ خدا کے ساتھ تعلقِ عبودیت کو ہمیشہ قائم رکھیں گے اور استقامت دکھائیں گے اور مستقل مزاجی سے کام لیں گے اور صراطِ مستقیم سے بھٹک نہ جائیں گے اور خدا میں فانی ہو کر خدا سے نئی زندگی پائیں گے

تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ

یہ ایک وعدہ ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے ایسے لوگوں پر اتریں گے۔ دوسرا وعدہ یہ ہے کہ فرشتے ایسے لوگوں کو تسلی دیں گے کہ تمہیں کسی چیز کا ڈر۔ ڈرو نہیں خدا تم سے پیار کرتا اور ہم تمہاری حفاظت کے لئے مقرر ہیں تمہیں کسی چیز کا ڈر۔

تیسرے اس میں یہ وعدہ ہے کہ فرشتے اتر کر یہ تسلی دیں گے کہ تم یہ نہ سوچنا کہ

بشریٰ کمزوریوں کے نتیجہ میں

تم غلطیاں کر چکے ہو پہلے۔ کہیں ہم خدا کی گرفت میں نہ آ جائیں۔

تو اگر تم رَبُّنَا اللّٰہُ توحید خالص پر قائم ہو کر استقامت دکھاؤ گے اور بھٹکو گے نہیں تو پچھلی غلطیوں کا بھی غم نہ کرو۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا کہا گیا ہے۔ تمہاری سب غلطیوں کو معاف کر دے گا۔ تمہیں ہم بشارت دیتے ہیں کوئی غم کرنے کی ضرورت نہیں۔

وَاَبْشِرُوْا

اور خوش ہو جاؤ بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ اس جنت کے حصول کی بشارت سن کر ہم سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے اور قرآن کریم سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ دو جنتوں کا وعدہ کیا گیا ہے ایک اس زندگی کی جنت کا اور ایک اُخروی زندگی کی جنّت کا۔ اس زندگی کی جنت کا وعدہ جب انسان اپنی اس زندگی میں پورا ہوتا دیکھتا ہے تو اس کو یقین ہو جاتا ہے کہ جو دوسرا وعدہ ہے وہ بھی اپنے وقت پر پورا ہوگا۔

سورہ توبہ میں فرمایا کہ مومن مرد بھی ہوتے ہیں اور مومن عورتیں بھی ہوتی ہیں مومن مرد ہوں یا مومن عورتیں ہوں اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدے کئے ہیں اور ایمان کی شرائط اس آیت میں بیان کی ہیں کہ صحیح اور سچے اور

کامل مومن بن جاؤ

اور تین تقاضے ہیں اس ایمان کے۔ جن مومنین اور مومنات کا یہاں ذکر ہے وہ تین تقاضوں کو پورا کرنے والے ہوں۔ شرائط یہ ہیں کہ زبان سے اقرار کریں کہ ہم اللہ پر ایمان لاتے اور جو اس کا کلام نازل ہوا ہے اور جن چیزوں کے ماننے کا اس نے حکم دیا ہے ہم ایمان لاتے ہیں کہ ہم پر فرض ہے کہ ہم ان کے ساتھ وہ تعلق پیدا کریں جو خدا چاہتا ہے کہ پیدا کریں۔ مثلاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور پیار کا تعلق۔ مثلاً بے خوف و خطر یہ اعلان کرنا کہ خدا ایک ہے اپنی ذات میں بھی اور اپنی صفات میں بھی اور لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ اس جیسی ہستی اور کوئی نہیں اور وہ بڑا پیار کرنے والا ہے۔ وہ بڑا دیالو ہے اور اسے کسی کی احتیاج نہیں اور ہر غیر کو اس کی احتیاج ہے اور اس ایمان کے مطابق دل کی کیفیت ہو نفاق نہ ہو کر دل میں نفرت ہو اور زبان پر ایک خدا کا نام ہو۔ یہ ایمان نہیں ہے یعنی ایمان کا لفظ عربی زبان میں جو معنی رکھتا ہے وہ ہمیں یہ بتا رہا ہے کہ زبان پر بھی خالص سچا ایمان اور دل میں بھی خالص سچا ایمان۔ وہ کیفیت دل کی ہو اور ۳ انسان کو خدا تعالیٰ نے جو بے شمار قوتیں اور طاقتیں دی ہیں اپنی زندگی میں ہزار کام کرنے کی اس کے سارے کام اس بات کی گواہی دے رہے ہوں کہ اس نے زبان سے جو کہا تھا وہ سچ تھا اور اس کے دل کی جو کیفیت تھی وہ ٹھیک تھی، حق تھی۔

تو تین شرائط یہاں بیان ہوئی ہیں جو ایمان کے معنی میں پائی جاتی ہیں اور پانچ وعدے اس آیت میں بیان ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے خالص سچے حقیقی مومن سے ایسی جنتوں کا جن کے اندر ہمیشہ اپنی حالت میں رہنے کا سامان ہے جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ

کا ایک معنی یہ ہے کہ جس طرح باغات ہیں نام اگر باغ کا پانی نہ ہو تو باغ سوکھ جائے گا تو ایسی جنتیں جن میں نہریں چلتی ہیں ان جنتوں کے سوکھنے اور اپنی افادیت کے کھو بیٹھنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا خدا تعالیٰ نے ان کو ہمیشہ اپنی پوری افادیت کے ساتھ قائم رہنے کا سامان خود ان جنتوں کے اندر اپنی حکمت کاملہ سے کر دیا ہے۔

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ

اس کے اندر وہ نہریں چلتی ہیں (الانہار) جن کی ان جنتوں کو ضرورت ہے۔ ایسی جنتیں جو ہمیشہ اپنی پوری افادیت کے ساتھ قائم رہنے والی ہیں ان کا وعدہ دیا ہے۔

خٰلِدِیْنَ فِیْھَا

اور یہ ابدی جنّت جو ہے اس کے اندر داخل ہونے والے بھی

ابدی زندگی پائیں گے

یہ نہیں کہ دو ہزار سال کے بعد یا دس ہزار سال بعد یا دس کروڑ سال بعد یا دس ارب سال بعد پھر اللہ تعالیٰ جنتیوں کو جنت سے نکال دے جس جنت میں جائیں گے وہ جنت بھی اپنی پوری افادیت کے ساتھ قائم رہے گی اور ان میں داخل ہونے والوں کی زندگی بھی قائم رہے گی ابدی زندگی ان کو ملے گی وہ نکالے نہیں جائیں گے۔

ایک یہ کہا کہ جنتیں اپنی پوری افادیت کے ساتھ قائم رہنے والی ہیں اور جو لوگ اس کے اندر جائیں گے وہ ابدی زندگی پانے والے ہیں نیز جو رہائش گاہیں ہیں ان کا ماحول پاکیزہ ہے :۔

مَسٰکِنَ طَیِّبَۃً

اور یہ پاکیزگی بھی ہمیشہ قائم رہے گی

فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ

یہ ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں سب سے بڑھ کر یہ کہ :۔

رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ

اور ہمیں رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ کے متعلق بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کا پیار اس زندگی کی جنت میں بھی اور مرنے کے بعد جس زندگی کی باتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائیں ہیں ان سے بھی پتہ لگتا ہے کہ اس زندگی کی جنت میں بھی ہر آن بڑھتے چلے جانے والا پیار ہے جو انسان کو ملتا ہے یہاں بھی ملتا ہے وہاں بھی ملے گا تبھی تو آپ نے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو گن نہیں سکتے کونسی گھڑی ہے کہ خدا تعالیٰ آپ پر اپنی نعمتوں کے ساتھ جلوہ گر نہیں ہوتا اور جنت کے متعلق تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر آنے والی صبح پہلے دن کی صبح سے ارفع اور بالا ہوگی زیادہ پیار کو حاصل کرنے والا ہوگا جنتی۔

تو سب سے بڑھ کر یہ کہا کہ رضوان مِّنَ اللّٰہِ اکبر سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اس کا پیار ہے اس کی خوشنودی ہے اور یہ پیار اس کا ہر آن بڑھنے والا ہے۔

پھر سورہ محمد میں فرمایا : مَثَلُ الْجَنَّۃِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ (۱۶) متقیوں سے جن جنتوں کا وعدہ کیا گیا ہے (ترجمہ میں پڑھ چکا ہوں) اس میں بنیادی شرط رکھی ہے۔ تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرنا فرمایا اگر تم تقویٰ کی ساری راہوں کو اختیار کروگے اور خدا تعالیٰ کی حدود کے قریب بھی نہیں جاؤگے اور اس کے ہر حکم پر عمل کروگے اور اس کی پناہ میں آجاؤگے اور اس کے پیار کو حاصل کرلوگے (بڑا وسیع مضمون ہے تقویٰ کے اندر) پس فرمایا اگر مومن تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتا چلا جائے گا تو اس آیت میں چار وعدے اللہ تعالیٰ کرتا ہے وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ جو وعدے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو متقیوں کو اس آیت میں دئے گئے ہیں۔

پہلا وعدہ ہے فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ اس کے متعلق دوسری آیت کے حوالے کی ضرورت ذہنی طور پر ہے

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ (الانبیاء آیت ۳۱)

اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو زندہ کیا ہے تو ہماری یہ زندگی جو ہے اس دنیا کی۔ اس کا انحصار بہت حد تک پانی پر ہے لیکن جو ہمارے جسم کا پانی ہے اس میں یہ خاصیت نہیں کہ کوئی انفیکشن اس کے اندر آجائے بیماری کے جراثیم یا وائرس اس کے اندر پلنے شروع ہو جائیں تو وہی پانی جو ہمارے لئے زندگی کا موجب بنتا ہے وہی ایک وقت میں ہماری موت کا موجب بن جاتا ہے۔ جب اس میں انفیکشن پیدا ہو جائے جب سڑ جائے پانی ہمارے جسم کا۔ تو موت ہے ہماری۔

وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ۔ پہلا تھا سوال زندہ قائم رہنے کا لیکن زندگی قائم رہتے ہوئے بھی انسان کے قویٰ ہیں۔ ان میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ انحطاط پیدا ہو جاتا ہے تو اس کا تعلق یہاں "لبن" کے ساتھ ہے تو ایسی نہریں ہوں گی دودھ کی جن کا مزہ بدلے گا نہیں وہ پھٹ نہیں جائے گا وہ اپنی خاصیت کو اور کیفیت کو کھو نہیں بیٹھے گا اور اس کے نتیجہ میں

جنت میں رہنے والے جسم

کی جو طاقتیں ہیں وہ اپنے جوبن پر۔ اپنے عروج پر ہمیشہ رہیں گی۔ کیونکہ ان کو ایسا دودھ ملے گا لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ

تیسرے فرمایا وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ یہ خمر وہ نہیں جو حرام خمر ہے یہ وہ نہیں ہے کیونکہ حرام خمر کے ساتھ خمار بھی ہے اس کے ساتھ ذہنی قویٰ کا عارضی یا مستقل طور پر کمزور ہو جانا بھی ہے بہت ساری برائیاں اس کے ساتھ لگی ہوئی ہیں یہ میرا مضمون نہیں ہے یہاں یہ بتایا کہ ان کو پینے کے لئے ایسا شربت ملے گا۔ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ جو پینے والوں کی بشاشت اور اُمنگ اور قوت عمل کو بڑھانے والا ہوگا۔ بہت سارے لوگ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں جن کو خدا تعالیٰ نے صحت بھی دی ہے اور ان کو قوتیں بھی دی ہیں لیکن اُمنگ کوئی نہیں تو یہاں بتایا کہ جو جنتی ہیں وہ سستیوں کی سی زندگی نہیں گذاریں گے۔ اُخروی جنت میں بہت زیادہ عمل کی زندگی ہے لیکن ابتلاء والا عمل نہیں۔ امتحان والا عمل نہیں یہ نہیں کرتے ہیں سے نتیجہ نکلتا ہے وہ تو جزاء والا عمل ہے خدا تعالیٰ کے ذکر میں ہمہ وقت مشغول رہنا اور جو خدا تعالیٰ حکم دے اس کے مطابق زندگی گذارنا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :۔

اُخروی جنت کی باتیں

سن لیا کرو بحث نہ کیا کرو۔ کیونکہ وہ ایسی چیزیں ہیں۔ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں جو وہاں جائیں گے (اللہ تعالیٰ ہم سب کو وہاں لے جائے) وہ آپ ہی معلوم کرلیں گے لیکن :

وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ۔ بشاشت اور اُمنگ کو قائم رکھنے والا شربت ان کو وہاں ملے گا۔ زندگی قائم رہے گی۔ خرابی کوئی نہیں پیدا ہوگی۔ زندہ رہیں گے وہ۔ پانی سڑنے والا نہیں اور جو قویٰ ہیں ان کی طاقتیں قائم رہیں گی اور بشاشت اور اُمنگ رہے گی ان کا استعمال ہوگا اپنے پورے عروج کے اوپر عمل ہوگا۔

وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى اور جنت میں بیماری کوئی نہیں ہوگی کیونکہ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ دوسری جگہ فرما کے اس آیت کی تفسیر اللہ تعالیٰ نے کردی ہے لیکن انسانی ہاتھ سے صاف کیا ہوا شہد بعض دفعہ بہت سارے کیڑے بھی اپنے ساتھ لے آتا ہے اس واسطے خالی عسل نہیں کہا بلکہ ایسا شہد ہے جسے خدائی حکمت نے اس طرح صاف کیا ہے کہ وہ محض شفاء ہے۔ اس کے اندر کوئی خرابی پیدا ہو ہی نہیں سکتی اور

وَلَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جو وہ اعمال کرتے رہے ہوں گے اس دنیا میں ہر عمل کی جزاء ہر عمل کا پھل ان کو اس جنت میں ملتا رہے گا۔ ان ساری چیزوں کے باوجود ایک اور چیز کی ضرورت تھی اور وہ یہ کہ انسان غلطیاں کرتا ہے کوتاہیاں کرتا ہے گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔ بھول چوک انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے بشری کمزوریاں ہیں اس کے ساتھ جب تک خدا تعالیٰ کی مغفرت نہ ہو یہ کچھ مل نہیں سکتا تو یہاں ہمیں تسلی دے دی

وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ

تم گھبراؤ نہیں تمہاری ساری کمزوریاں غلطیوں کوتاہیوں اور گناہوں کو جنت میں لے جانے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ معاف کردے گا اور وہاں جا کے کسی قسم کی تکلیف تمہارے اپنے کسی گناہ اور غلطی کی وجہ سے تمہیں نہیں پہنچے گی۔

میں نے چند مثالیں دے کے آپ کو یہ بتانا تھا کہ یہ جو کہا گیا کہ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا بہت ساری آیات کا اس کے ساتھ تعلق ہے جن میں سے بعض کو میں نے چنا اور سب کو میں اس وقت بیان بھی نہیں کرسکتا۔ دیر ہوگئی ہے۔ تو یہ کافی ہے سمجھنے کے لئے۔ اس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ قرآن عظیم واقعہ میں کتنا عظیم ہے ہر چیز کو کھولتا چلا جاتا ہے اور حسن کی ایک عظیم دنیا ہمارے سامنے قرآنی تعلیم پیش کرتی چلی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے دلوں میں اس عظیم اس پاک و مطہر اور اس حسین تعلیم کا پیار پیدا کرے اور اس ماہ رمضان میں خصوصاً کہ ماہ رمضان میں قرآن کریم کا تعلق ہے اور دعاؤں کا تعلق ہے تو اس مہینے میں اس کی کثرت سے تلاوت کرو اور دعاؤں کے ساتھ تلاوت کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی گہرائیوں، اس کی وسعتوں کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور اس کے مطابق ہمیں اپنی زندگی کے دن گذارنے کی بھی توفیق عطا کرے۔ آمین :

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء

آخری قسط

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

محمد انعام غوری

مادی اور سیاسی انقلابات اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کی پیشگوئیاں

انذاری پیشگوئیوں کے تعلق ہی میں اب میں ان عظیم الشان پیشگوئیوں کا ایک مختصر جائزہ آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں جو دنیا کے مادی اور سیاسی انقلابات سے تعلق رکھتی ہیں اور جن کے نتیجہ میں دنیا کا نقشہ ہی بدل گیا چنانچہ اس وقت تک دنیا دو عظیم اور خوفناک جنگوں سے دوچار ہو چکی ہے۔ ہر دو جنگوں کے متعلق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی سال قبل پیشگوئی فرمادی تھی چنانچہ ۱۹۰۴ء میں جبکہ مغربی طاقتوں کے بالمقابل کسی مشرقی طاقت کا وجود نہ تھا اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ وحی نازل فرمائی :-

"ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت"۔

اور ۱۹۰۵ء میں جب پہلی جنگِ عظیم ہوئی تو پیشگوئی کے عین مطابق دنیا نے یہ نظارہ دیکھا کہ جاپان ایک مشرقی طاقت کی حیثیت میں مغربی طاقتوں کے مقابل پر نمودار ہوا اور کوریا جاپان کی زیرِ اقتدار آ گیا جبکہ پہلے روس کے قبضہ میں تھا۔ اور اسی طرح پیشگوئی کے مطابق دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ اختیارات رکھنے والا بادشاہ زارِ روس اچانک اپنے شاہی خاندان سمیت نہایت ذلت کے ساتھ حکومت سے بے دخل کر دیا گیا اور اس کو اس کے شاہی خاندان سمیت مختلف جگہ قید میں رکھ کر ایسی المناک اذیتیں پہنچائی گئیں کہ جن کو سن کر بدن پر لرزہ طاری ہوتا ہے بالآخر زار اور اس کے خاندان کو سخت عذاب کے ساتھ قتل کر دیا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ الہام پورا ہوا کہ

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار"

پھر دوسری جنگِ عظیم میں جو ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء تک جاری رہی آپ کی پیشگوئی کے مطابق ایسی عالمگیر تباہی آئی جو پہلی جنگِ عظیم کی تباہی سے زیادہ وسیع اور خوفناک تھی اس جنگ میں جاپان کو شکست ہوئی اور جاپان کے دو شہر ہیروشیما اور ناگاساکی اسقدر تباہ کر دیئے گئے کہ وہ تباہی و بربادی کے لئے ضرب المثل بن کر رہ گئے۔ ادھر جاپان کو شکست ہوئی تو چین ایک مشرقی طاقت کی حیثیت سے افق پر نمودار ہوا اور زارِ روس اور شاہی نظام کی کامل تباہی کے بعد روس میں جو کمیونزم برسرِ اقتدار آیا تھا چین کے ستر باشندوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا اور اب ایشیا اور افریقہ کی قوموں پر اپنا اثر و رسوخ قائم کر رہا ہے یہ سب کچھ سیاسی انقلابات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق ظہور میں آئے اور اب دنیا دو بلاکوں میں بٹ گئی ہے ایک طرف امریکہ اور اس کے ساتھی ہیں اور دوسری طرف روس اور اس کے ساتھی۔ اور دونوں متحارب گروہ کی تباہی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق تیسری جنگِ عظیم کی شکل میں سر پر منڈلا رہی ہے جس میں تمام قومیں حصہ لیں گی۔ چنانچہ آپ نے بتایا کہ:-

"دنیا میں ایک حشر برپا ہوگا وہ اوّل الحشر ہوگا اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے اور ایسا کشت و خون ہوگا کہ زمین خون سے بھر جائے گی اور ہر ایک بادشاہ کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی لڑے گی۔ ایک عالمگیر تباہی آوے گی اور ان تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا"۔

(تذکرہ صفحہ ۷۹۸)

اور یہ بھی پیشگوئی ہے کہ تیسری عالمگیر تباہی کی انتہا، اسلام کے عالمگیر غلبہ کی ابتداء ہوگی چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"شاید آپ اسے ایک افسانہ سمجھیں مگر وہ جو اس عالمگیر تباہی سے بچ نکلیں گے اور زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے کہ یہ خدا کی باتیں ہیں اور اس قادر و توانا کی باتیں ہمیشہ پوری ہی ہوتی ہیں"

کوئی طاقت انہیں روک نہیں سکتی۔
(امن کا پیغام اور ایک حرفِ انتباہ صفحہ ۱)

ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی کے متعلق انذاری پیشگوئی اور کسرِ صلیب

معزز سامعین! اپنے مضمون کے آخر میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُن عظیم الشان پیشگوئیوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو کسرِ صلیب سے تعلق رکھتی ہیں۔

سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کی نسبت یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ یکسر الصلیب کہ وہ مسیح موعود صلیبی فتنہ کو پاش پاش کر دے گا۔ چنانچہ کسرِ صلیب کا بنیادی اور اہم کام دلائل کے اعتبار سے بھی اور آسمانی نشانات کے دکھانے کے اعتبار سے بھی حضرت مسیح موعود کے ہاتھوں انجام پا چکا ہے۔ یہ ایک علیحدہ مضمون ہے جس پر دوسرے مقرر روشنی ڈالیں گے میں اپنے مضمون کے تعلق میں وہ عظیم الشان پیشگوئی بیان کرنا چاہتا ہوں جو بیسویں صدی کے شروع میں تمام مسیحی دنیا کے لئے عموماً اور امریکہ کے باشندوں کے لئے خصوصاً حجت کا موجب بنی اور وہ ہے امریکہ کے جان الیگزنڈر ڈوئی کے متعلق انذاری پیشگوئی۔

الیگزنڈر ڈوئی نے ۱۹۰۱ء میں دعویٰ کیا کہ وہ مسیح کی آمد ثانی کے لئے بطور ایلیا کے ہے اور اس نے امریکہ میں ایک زمین خرید کر اس پر صیہون نامی ایک شہر بسایا اور اعلان کیا کہ اس شہر میں مسیح اتریں گے۔ چنانچہ مسیح کے دیکھنے کے خیال میں لوگ وہاں آباد شروع ہو گئے اور ڈوئی ایک لاکھ مریدوں کے درمیان شاہانہ زندگی گزارنے لگا لیکن بدقسمتی اس کی یہ ہوئی کہ اسلام دشمنی اور دشنام طرازی میں تجاوز کر گیا اور اپنے اخبار لیوز آف ہیلنگ میں ۱۹۰۲ء میں پیشگوئی کے طور پر لکھا کہ:-

"اگر مسلمان مسیحیت کو قبول نہ کریں گے تو وہ سب ہلاک ہو جائیں گے"۔

پھر ۵ راگست ۱۹۰۳ء کو لکھا

"انسانیت پر اس سخت بدنما دھبے (اسلام) کو صیہون ہلاک کر کے چھوڑے گا"۔

بانیٔ جماعتِ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب اس کی اس پیشگوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت گندہ دہنی کا علم ہوا تو آپ نے اس کو لکھا کہ میں خدا کی طرف سے مسیح موعود بنا کر بھیجا گیا ہوں مجھ سے مباہلہ کر کے دیکھو اس طرح سے سچے اور جھوٹے کا فیصلہ ہو جائے گا۔ لیکن اس نے اس کا کوئی جواب نہ دیا اور مخالفت میں بڑھتا رہا آپ نے ایک اور اشتہار "ڈوئی اور پگٹ کے متعلق پیشگوئیاں" کے نام سے شائع کیا اور لکھا کہ امریکہ کے لئے خدا نے مجھے یہ نشان دیا ہے کہ اگر ڈوئی میرے ساتھ مباہلہ کرے اور میرے مقابلہ پر صراحتاً یا اشارۃً آ جائے تو وہ میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دُکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا۔ پھر یہ بھی تحریر فرمایا کہ اگر وہ مباہلہ نہ کرے تب بھی وہ خدا کے عذاب سے بچ نہیں سکتا اس کے جواب میں اس نے اپنے پرچوں میں نہایت استہزاء سے لکھا کہ:-

"ہندوستان میں ایک بے وقوف محمدی مسیح ہے (نعوذ باللہ) جو مجھے بار بار لکھتا ہے کہ مسیح یسوع کی قبر کشمیر میں ہے اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو اس کا جواب کیوں نہیں دیتا ...... مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا۔ اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا"۔

اس تمسخرانہ اور شوخ جواب کو شائع کر کے ڈاکٹر ڈوئی مقابلہ سے انکار کرتے ہوئے بھی مقابلہ پر آ گیا اور خدا تعالیٰ کی بطشِ شدید کا مورد بن گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق اس کے لئے حسرت اور دکھوں کے سامان ہونے شروع ہو گئے چنانچہ جب وہ بیکار ہو کر صیہون سے باہر گیا تو اس کے مریدوں نے اس کے کمروں کی تلاشی لی تو ان میں سے شراب کی بوتلیں نکلیں جبکہ وہ اپنے مریدوں کو شراب سے سختی سے منع کرتا تھا۔ اور اس کی بیوی اور اس کا بیٹا اس

کے مخالف ہو گئے۔ دوسری طرف اس کے باپ نے اشتہار دیا کہ وہ ولد الزنا ہے۔ بالآخر اس کی جماعت نے اس کو اس کے عہدے سے برطرف کر دیا اور سات کروڑ روپیہ جو اس کے قبضہ میں تھا اس سے اس کو بے دخل کر دیا اور اس کی بیماری کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ وہ پیر جس کو خدا کے فرستادہ پر رکھ کر مکھیوں اور مچھروں کی طرح کچلنا چاہتا تھا اپنے اوپر رینگتی چیونٹیوں کیڑوں اور مکوڑوں کو بھی کچلنے اور ہٹانے کے قابل نہ رہا۔ اور اس کے جسم پر فالج گرا اور بکثرت غموں کے باعث وہ پاگل ہو گیا اور آخر کار نہایت حسرت اور دکھوں کے ساتھ مارچ ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں مسیح محمدی کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہوا اس دنیا کے لئے عبرت کا سامان کر کے کوچ کر گیا۔

امریکہ کے اخبار ہیرالڈ نے ۱۹۰۷ء میں پیشگوئی کے پورا ہونے پر لکھا:-

"ڈوئی کی موت کے بعد ہندوستانی نبی کی شہرت بہت بلند ہو گئی ہے کیونکہ کیا یہ سچ نہیں کہ انہوں نے ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی تھی کہ یہ ان کی یعنی مسیح کی زندگی میں واقع ہو گی اور بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس کی موت ہو گی۔ ڈوئی کی عمر ۶۵ سال کی تھی اور پیشگوئی کرنے والے کی ۷۵ سال کی۔"

محترم سامعین! جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں کسر صلیب کا بنیادی اور اہم کام انجام پا چکا ہے گو قصر عیسائیت کی عمارت اب بھی کھڑی نظر آتی ہے لیکن اس کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا گیا ہے اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء کرام کے ذریعہ وہ حرکت جاری ہے جس کے نتیجہ میں جلد ہی یہ عمارت پیوند خاک ہونے والی ہے۔ چنانچہ اس حرکت کا ایک قدم کسر صلیب کے ضمن میں جماعت احمدیہ کی طرف سے وہ بین الاقوامی کانفرنس ہے جو اسی سال ماہ جون میں لندن میں منعقد ہوئی اور ایک محتاط اندازے کے مطابق اس کانفرنس کے ذریعہ ۸ کروڑ انسانوں تک یہ بات پہنچا دی گئی کہ حضرت مسیح ناصری نہ صلیب پر فوت ہوئے اور نہ آسمان پر اٹھائے گئے چنانچہ اب ساری دنیا میں ایک تہلکہ مچا ہوا ہے۔ قصر عیسائیت میں ایک زلزلہ برپا ہے اور اب وہ عیسائی دنیا جو اسلام کے مرکز خانہ کعبہ پر خداوند یسوع مسیح کا جھنڈا لہرانے کا خواب دیکھ رہی تھی اب اسلام کے ساتھ Compromise (سمجھوتہ) کرنے کے موڈ میں آگئی ہے لیکن یاد رکھنا چاہئیے وہ کاسر صلیب۔ صلیب کے حامیوں سے Compromise (سمجھوتہ) کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا تھا۔ وہ صلیبی فتنہ کو قلع قمع کرنے کیلئے بھیجا گیا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ اس بیسویں صدی میں صلیب کا زور ٹوٹ جائے گا جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے:-

"خدا نے کسر صلیب کے لئے میرا نام مسیح قائم رکھا تا جس صلیب نے مسیح کو توڑا تھا اور اس کو زخمی کیا تھا دوسرے وقت میں مسیح اس کو توڑے مگر آسمانی نشانوں کے ساتھ نہ انسانی ہاتھوں کے ساتھ ...... سو ستّھ عیسوی کی بیسویں صدی میں پھر خدا نے ارادہ فرمایا کہ صلیب کو مسیح کے ہاتھ سے مغلوب کرے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۵)

چنانچہ اس کے نمایاں آثار اس وقت بڑی تیزی کے ساتھ ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور خود عیسائی محققین یہ اعلان کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ بیسویں صدی کے لوگ یسوع مسیح کو خدا ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی کے طور پر فرمایا تھا کہ:-

"آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے مریم اور اس کے بیٹے کی معبودانہ زندگی پر موت وارد ہو گی اور وہ استعدادیں بھی مریں گی جو انسان کو معبود بناتی ہیں۔"

(تذکرہ صفحہ ۲۹۹)

نیز فرمایا:-

"یاد رکھو کہ جھوٹی خدائی یسوع کی بہت جلد ختم ہونے والی ہے وہ دن آتے ہیں کہ عیسائیوں کے سعادتمند بیٹے سچے خدا کو پہچان لیں گے اور پرانے بچھڑے ہوئے وحدہ لاشریک کو روتے ہوئے آملیں گے۔"

(سراج منیر صفحہ ۶۲)

اسی طرح صلیب کے مغلوب ہونے اور اسلام کے غالب آنے کے متعلق معین عرصہ کا ذکر کرتے ہوئے پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا:-

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا امید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدے کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تو اس ضمن میں یہ خوشخبری بھی سنائی ہے کہ:-

"تین سو سال کا ہمیں انتظار نہیں کرنا پڑے گا میرا ذاتی اجتہاد ہے کہ ایک سو سال (یعنی ایک صدی کے بعد اپنی جماعت کے قیام پر ایک صدی پوری ہونے کے بعد) یہ قرائن ظاہر ہوں گے اور یہ روشنی ایک شاندار تجلی کی صورت میں ۹۰ اور ۹۵ کے درمیان دکھائی جائے گی۔" انشاء اللہ العزیز
وما ذٰلک علی اللہ بعزیز

آہ ! حضرت رحیم بخش صاحب سیکھوانی رضی اللہ عنہ وفات پا گئے

میرے دادا جان حضرت عمر الدین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی جن کی قبر قادیان بہشتی مقبرہ میں ہے آپ کے چھوٹے بھائی حضرت رحیم بخش صاحب سیکھوانی رضی اللہ عنہ ۲۱ ستمبر بروز جمعۃ المبارک ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی اللہ تعالیٰ آپؓ کو غریق رحمت کرے آپؓ کی عمر تقریباً ۹۰ سال سے زیادہ تھی آپؓ نے جوانی کی عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت زمانہ کو دیکھا اور اس سے فیض حاصل کیا۔ علم و عرفان کی مجالس میں شرکت فرماتے رہے۔ اس مرتبہ جب خاکسار کو پاکستان جا کر آپ سے ملنے کا شرف حاصل ہوا۔ عموماً جب بھی آپؓ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا ذکر ہوتا تو آپؓ پر رقت طاری ہو جاتی اور کافی دیر تک زبان سے کچھ کہہ نہ سکتے اور فرماتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ کتنا بابرکت تھا ہمیں کبھی کسی پریشانی کے وقت گھبراہٹ نہ ہوتی کیونکہ جب کبھی کوئی پریشانی آتی حضور علیہ السلام کو دعا کی درخواست کرتے اور پریشانی کی گھڑی ختم ہو جاتی۔ دریافت کرنے پر فرمایا کہ جن دنوں پنجاب میں طاعون پھیلی وہ نظارہ آج بھی ہماری نظروں کے سامنے ہے کہ ہر طرف انسان گھبرائے ہوئے تھے اور بھاگ بھاگ کر قادیان میں جمع ہو جاتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ انی احافظ کل من فی الدار اور طاعون کے زمانہ میں بے شمار انسانوں نے احمدیت کو قبول کیا کہ ہمیں وہ دور آج بھی یاد ہے چنانچہ آپؓ کے بڑے بھائی حضرت عمر الدین صاحب کو جب سیکھواں میں طاعون کی بیماری نے گھیر لیا تو بتایا کہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کی جس پر حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ قادر ہے اللہ شفا دے گا اور جب گاؤں واپس پہنچے تو حضورؑ کی دعا سے وہ بالکل صحتیاب تھے۔

مرحوم کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے حد عشق تھا عموماً خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین فرماتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی صحت کے لئے دعا کرنے کے لئے اور اسلام و احمدیت کی ترقی کیلئے دعا کرنے کی نصیحت فرماتے اور فرماتے کہ اسلام کے غلبہ کے تعلق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں پوری ہونے کا وقت آگیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے آمین ۔

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل بیت النعیم

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

بقیہ صفحہ ۲

ہماری جتنی بھی ذیلی تنظیمیں ہیں اُن میں ضروری اور اہم سبق یہ سکھایا جاتا ہے کہ اطاعت و فرمانبرداری کا نمونہ دکھاتا ہے۔

آخر میں آپ نے خدام کو اُن کے عہد کے الفاظ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہر تقریب میں جو آپ اپنا عہد دُہراتے ہیں عملی میدان میں بھی زندگی کے ہر موڑ پر مال کی، عزت کی اور وقت کی قربانی کے لئے ہمہ وقت تیار رہنا چاہیئے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خلافت کے دامن کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہنے خلیفۂ وقت کے تمام احکامات کی بجا آوری کے سلسلہ میں بھرپور کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ اور جیسا کہ آپ عہد میں اقرار کرتے ہیں۔ کہ خلافتِ احمدیہ کو قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کیلئے تیار رہونگا۔ اس نعمت کو تا قیامت قائم رکھنے کیلئے نسلاً بعد نسلٍ وصیت کرتے رہنا چاہیئے۔

خطاب کے اختتام پر آپ نے لمبی پُر سوز افتتاحی دُعا فرمائی اس کے بعد اجتماع کے مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے پروگرام شروع ہوئے۔ جو دوسرے دن مورخہ ۶ر اکتوبر نماز ظہر تک جاری رہے۔ طوالت کے خوف سے مقابلہ جات کی ترتیب وار تفصیل بیان کرنے کی بجائے ہم اب دوسرے دن کے اجلاس کی کاروائی پیش کر رہے ہیں۔ اس کے بعد یکجائی طور پر سہ روزہ پروگراموں کی جھلک سے قارئین کو محظوظ کرینگے۔

افتتاحی اجلاس مجلس اطفال الاحمدیہ

مورخہ ۶ر اکتوبر کو بعد نماز ظہر و عصر ۲½ بجے اطفال بھی مقام اجتماع میں جمع ہوئے۔ ٹھیک ۳ بجے اطفال الاحمدیہ کا افتتاحی جلسہ منعقد ہوا۔ محترم حضرت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے کرسئ صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد عزیز عبدالرحمٰن ابن حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم نے قرآن مجید کی تلاوت کی بعدہٗ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم نائب قائد مجلس مقامی نے اطفال الاحمدیہ کا عہد دُہرایا ازاں بعد عزیز طاہر احمد چیمہ نے نظم سُنائی۔ نظم خوانی کے بعد خاکسار نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے برقی پیغام کا جو خدام و اطفال کے مشترکہ اجتماع کے لئے حضور نے ارسال فرمایا تھا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اطفال سے خطاب کرتے ہوئے، فرمایا۔ عزیز بچوں کو یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہیئے کہ آپ احمدی مسلمان بچے ہیں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں داخل احمدی مسلمان بچے ہیں آپ حضرت امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لانے والے بچے ہیں اس لئے آپ کے سوچنے کا طریق اُن دوسرے بچوں سے مختلف ہونا چاہیئے جو ابھی سلسلہ میں داخل نہیں۔ جیسا کہ ابھی آپ کے سامنے حضور کا محبت بھرا دُعاؤں پر مشتمل پیغام پیش کیا گیا۔ آپ کو انسانیت کی اور اسلام کی خدمت کی توفیق عطا ہو۔

آنمحترم نے فرمایا جس طرح ایک باغ کا مالی باغ لگانے کیلئے پہلے نرسری لگاتا ہے۔ اُسکی نگہداشت کرتا اور اُسے اچھی غذا پہنچاتا اور سیرابی کے سامان کرتا ہے تاکہ اس پنیری سے اچھے پودے اور پھر اچھے پھلدار درخت پیدا ہوں اسی طرح آپ اُمتِ محمدیہ کی جماعت احمدیہ کی نرسری اور پنیری ہیں۔ اچھے اطفال سے اچھے خدام نکلیں گے۔ اور اچھے خدام سے اچھے تجربہ کار اور قوم کے لئے مفید انصار میسر آئیں گے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اطفال کو اُن کے عہد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہمیشہ سچ بولنے۔ وقت کی قدر کرنے۔ اور لڑائی جھگڑے اور لغو باتوں سے اجتناب کرنے کی تاکید فرمائی۔ اور پھر احمدی بچوں کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے بڑے سادہ و دلنشین پیرائے میں اطفال الاحمدیہ کو بتایا کہ اُن میں اور دوسرے بچوں میں کیا بنیادی فرق ہے۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیغام کی طرف بچوں کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اسلام اور انسانیت کی خدمت کے لئے آپ نے تیار ہونا ہے اور اس کیلئے ابھی سے تیاری شروع کرنی ہے۔

خطاب کے بعد آپ نے اختتامی دُعا کرائی اس کے بعد اطفال اور خدام کا مشترکہ پروگرام جو مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات پر مشتمل تھا شروع ہوا۔

اب ہم تینوں دن کے دوران ہونے والے مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات و دیگر پروگراموں کا ایک مختصر خاکہ ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔

خدام الاحمدیہ کے علمی مقابلہ جات

مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم اور مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید دونوں نے ملکر خدام کے تقاریر۔ حُسنِ قرأت اور نظم خوانی کے مقابلہ جات کا پروگرام ترتیب دیا جس کی مختصر تفصیل درجِ ذیل ہے۔

مقابلہ حسنِ قرأت معیار اوّل:۔ اس مقابلہ میں ۸ خادم شریک ہوئے اس پروگرام کی صدارت محترم حضرت بھائی الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی اور محترم مولوی عبدالقادر صاحب دانش نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ، محترم حسن محمود احمد عودہ صاحب آف کبابیر (فلسطین) نے ججز کے فرائض سر انجام دیئے۔

مقابلہ حسنِ قرأت معیار دوم:۔ اس مقابلہ میں گیارہ خادم شریک ہوئے۔ یہ پروگرام محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید کی صدارت میں انجام پایا۔ ججز کے فرائض محترم مولوی محمد عمر علی صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ اور محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے ادا کیئے۔

مقابلہ نظم خوانی معیار اوّل:۔ اس مقابلہ میں چھ خدام نے حصہ لیا۔ اس پروگرام کی صدارت محترم منظور احمد صاحب سوز ناظر تعلیم نے فرمائی۔ اور محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر اور فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر امور عامہ نے ججز کے فرائض سر انجام دیئے۔

مقابلہ نظم خوانی معیار دوم:۔ اس مقابلہ میں بارہ خدام نے حصہ لیا۔ اس پروگرام کی صدارت محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ نے فرمائی۔ اور محترم چوہدری بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ اور محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے ججز کے فرائض سر انجام دیئے۔

مقابلہ تقاریر معیار اوّل:۔ اس مقابلہ میں گیارہ خدام نے حصّہ لیا۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے اس پروگرام کی صدارت فرمائی اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر امور عامہ اور محترم منظور احمد صاحب سوز ناظر تعلیم اور محترم چوہدری بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل نے ججز کے فرائض سر انجام دیئے۔

مقابلہ تقاریر معیار دوم:۔ اس مقابلہ میں تیرہ ۱۳ خدام نے حصّہ لیا۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے صدارت فرمائی اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب اور محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے ججز کے فرائض سر انجام دیئے۔

ذہانت کے مقابلہ جات

مکرم منظور احمد صاحب گجراتی ایم اے نائب ناظر اعلیٰ اور مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی بی اے نائب ناظر امور عامہ اور مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب نے مقابلہ مشاہدہ و معائنہ پرچہ ذہانت کے تحریری امتحان اور مقابلہ پیغام رسانی کا دلچسپ پروگرام ترتیب دیا جس کی تفصیل اس طرح ہے۔

پرچہ ذہانت:۔ ایک دلچسپ تحریری پرچہ جو دنش ذہانت کے سوالات پر مشتمل تھا نصف گھنٹے میں حل کرنے کے لئے دیا گیا۔ بفضلہ تعالےٰ اس مقابلہ میں ۸۳ خدام نے حصّہ لیا۔

مشاہدہ و معائنہ:۔ یہ بھی بڑا دلچسپ مقابلہ ہوتا ہے۔ جس میں منتظمین نے بہت ساری چھوٹی بڑی چیزیں جمع کر کے اور ایک میز پر سجا کر رکھ دی تھیں باری باری دس دس خدام کو کمرہ میں بلا کر ایک منٹ دکھایا جاتا پھر وہ باہر نکل کر اپنے حافظہ پر زور دے کر کاغذ پر لکھ کر دیدیتے ہیں۔ مقابلہ میں ۹۰ خدام نے حصّہ لیا۔

مقابلہ پیغام رسانی:۔ یہ قوتِ حافظہ کو بڑھانے کا ایک دلچسپ مقابلہ ہے کہ زبانی ایک پیغام کو سُن کر آگے اپنے ساتھی کو سُناتا پھر اُس نے تیسرے کو علیٰ ھذا القیاس آخری لڑکے کو جب وہ پیغام سُنایا جاتا ہے تو وہ کاغذ پر لکھ کر ممتحن حضرات کو دیدیتا ہے۔ بعض دفعہ یہ پیغام پہلے شخص سے نکل کر گیارہویں فرد تک پہنچتے پہنچتے نہایت مضحکہ خیز بن جاتا ہے بہر حال اس مقابلہ میں مقامی مجلس کے دو گروپ اور بیرون نمائندگان کا ایک گروپ تین گروپ، ہر ٹیم کے گیارہ رکن تھے۔ اور اس مقابلہ میں نمائندگان کی ٹیم اوّل رہی۔

اطفال کے علمی مقابلہ جات

مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب منشی اور مکرم مولوی شرافت احمد خانصاحب نے اطفال کے علمی مقابلہ جات کی تیاری میں کافی تگ و دو کی اور کثیر تعداد میں اطفال کو علمی مقابلہ جات میں شریک کیا اور انکی تیاری بھی کروائی۔

مقابلہ تقاریر معیار اول:۔ اس مقابلہ میں گیارہ بچوں نے حصّہ لیا۔ اس پروگرام کی صدارت محترم منظور احمد صاحب سوز نے فرمائی اور محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب۔ محترم حکیم بدرالدین صاحب عامل اور محترم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی نے

بجز کے فرائض انجام دیئے۔

مقابلہ تقاریر معیار دوم:۔ ۲۳ بچوں نے اس مقابلہ میں حصہ لیا۔ اس پروگرام کی صدارت محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب نے فرمائی اور محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے محترم مولوی محمد عمر علی صاحب اور محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے ججز کے فرائض سرانجام دیئے۔

مقابلہ حسن قراءت:۔ ۲۶ بچوں نے اس مقابلہ میں حصہ لیا محترم مولوی محمد یوسف صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ نے اس پروگرام کی صدارت فرمائی اور محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب اور محترم مولوی عطاء اللہ صاحب نے ججز کے فرائض سرانجام دیئے۔

مقابلہ نظم خوانی:۔ ۴۵ اطفال نے اس مقابلہ میں حصہ لیا۔ محترم فضل الٰہی خان صاحب نے اس پروگرام کی صدارت فرمائی اور محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر اور محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے ججز کے فرائض سرانجام دیئے۔

کھیل کے میدان میں

قرآن مجید نے ایک مومن کی شان یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ قوی اور امین ہوتا ہے۔ پس علمی وذہنی مقابلہ جات کے ساتھ ساتھ خدام و اطفال کے اس سالانہ اجتماع میں ورزشی مقابلوں کا بھی بڑا دلچسپ پروگرام ترتیب دیا گیا تھا چنانچہ مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب افسر اسپورٹس مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر نائب محاسب صدر انجمن احمدیہ کی زیر نگرانی۔ مکرم محمد اکبر صاحب ایم اے نائب ناظر بیت المال آمد۔ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر اور مکرم مولوی سعادت احمد صاحب مکرم چوہدری منصور احمد صاحب چیمہ بی اے اور مکرم بدر الدین مہتاب صاحب وغیرہم کی معاونت سے خدام و اطفال کے مقابلوں کا نہایت خیرسگالی ماحول میں پروگرام جاری رہا۔

خدام کے ورزشی مقابلوں میں رسہ کشی کبڈی۔ فٹ بال اور والی بال اور رنگ کی دلچسپ کھیلوں کے علاوہ اتھلیٹ کے مقابلے مثلاً گولہ پھینکنا۔ ہائی جمپ، لانگ جمپ، ۱۰۰ گز اور ۲۰۰ گز کی دوڑیں اور تین ٹانگ کی دوڑ وغیرہ کے مقابلے بھی کروائے گئے ان تمام ورزشی مقابلہ جات میں بھی خدام نے نہایت ذوق وشوق کا مظاہرہ کیا۔

اسی طرح اطفال کو بھی کھیل کے میدان میں برابر ساتھ رکھا گیا چنانچہ ان کے بھی فٹ بال اور کبڈی کے مقابلے کروائے گئے اور اسی طرح دوڑیں۔ تین ٹانگ کی دوڑ اور اس کے علاوہ بعض اور دلچسپ کھیلیں بھی کروائی گئیں۔

تیاری وتقسیم طعام

یہ بات بھی اس جگہ قابل ذکر ہے کہ اس سہ روزہ اجتماع میں اگرچہ رہائش کا علیحدہ انتظام نہ ہونے کے باعث دن بھر کے پروگرام کے بعد قریباً رات دس بجے تمام خدام و اطفال اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے رہے اور صبح نماز تہجد کے وقت سے پھر اجتماع کے پروگرام میں حاضر ہو جایا کرتے لیکن کھانے کا دفتر مرکزیہ کی طرف سے خاطر خواہ انتظام تھا چنانچہ پہلے روز شام کے کھانے میں خدام کو تنوری روٹی اور قورمہ کی صورت میں گوشت کا سالن پیش کیا گیا دوسرے روز صبح ناشتہ میں روٹی اور آلو کی بھجیا اور چائے پیش کی گئی اور دوپہر کو مٹر پلاؤ اور آلو ٹماٹر کے سالن سے تواضع کی گئی اور شام کے کھانے میں خدام کے ساتھ اطفال بھی شامل ہوئے چنانچہ قریباً ۵۰۰ کس کا کھانا تیار کروا کر رات کو تنوری روٹی اور قورمہ سے تواضع کی گئی۔ اور تیسرے روز ناشتہ کے وقت بھی خدام کے ساتھ اطفال شریک رہے اسی طرح تیسرے روز بھی دوپہر کے کھانے میں بھی مٹر پلاؤ اور آلو ٹماٹر کا سالن تیار کر کے جملہ خدام و اطفال کو کھلایا گیا۔ تیاری طعام کا یہ کام مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر اور مکرم خواجہ محمد عبداللہ صاحب کی نگرانی میں مکرم برہان احمد صاحب و شفیق احمد صاحب اور دیگر عزیزان نے نہایت اچھے رنگ میں سرانجام دیا۔ جملہ خدام واطفال کو مدرسہ تعلیم الاسلام اور بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے برآمدوں میں بٹھا کر ایک تنظیم کے ساتھ کھانا کھلایا گیا اس کام کی ڈیوٹی محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد اور خاکسار محمد انعام غوری کی تھی لیکن محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب کو اپنی اہلیہ محترمہ کی شدید علالت کی بناء پر امرتسر جانا پڑا۔ اس لئے خاکسار اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر نے مقامی مجلس کے سائقین کے تعاون سے کھانے کھلانے کا فریضہ سرانجام دیا۔

نماز تہجد اور درس:۔ مورخہ ۶؍ اکتوبر کو ۴½ بجے نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی جو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے پڑھائی۔ اور بعد نماز فجر مولانا صاحب موصوف نے قرآن مجید کا درس دیا اسی طرح ۷؍ اکتوبر کو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے نماز تہجد پڑھائی اور بعد نماز فجر خاکسار نے مشعل راہ سے درس دیا اور حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات سنائے۔

شوریٰ:۔ مورخہ ۶؍ اکتوبر کو ۴ بجے سہ پہر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے عہدیداران اور بیرون مجالس سے آئے ہوئے نمائندگان شوریٰ کے لئے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ میں جمع ہوئے۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت اجتماعی دعا کے ساتھ شوریٰ کی کاروائی شروع ہوئی۔ اور ایجنڈا میں درج تجاویز پر مختلف عہدیداران اور نمائندگان نے سالانہ اجتماع۔ نئی مجالس کے قیام اور جملہ مجالس کو سرگرم بنانے وغیرہ امور پر اپنی آراء پیش کیں۔ ۷ بجے شام دعا کے ساتھ یہ کاروائی انجام پذیر ہوئی۔

اختتامی اجلاس اور علمائے سلسلہ کی تقاریر

تیسرے روز یعنی ۷؍ اکتوبر کو دوپہر کے کھانے سے فراغت کے معاً بعد ۲½ بجے اختتامی اجلاس کی کاروائی محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کی صدارت میں شروع ہوئی۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر معتمد مجلس مرکزیہ نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا بعدہٗ مکرم مظفر احمد صاحب اقبال نے نظم سنائی۔ نظم خوانی کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوة وتبلیغ نے قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا جوانی کا زمانہ ہمت وطاقت کا زمانہ ہوتا ہے۔ اس دور میں اکثر بے راہ روی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن احمدی نوجوانوں کے یہ راستے نہیں ہیں۔ احمدی نوجوانوں کے لئے قرآن مجید کے احکامات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ملفوظات اور آپ کے خلفائے کرام کے ارشادات مشعل راہ ہیں ان پر کاربند ہو کر ہم نے اپنی اور دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔

فاضل مقرر نے فرمایا آنحضرت صلعم کی پاکیزہ جوانی ہمارے سامنے ہے صحابہ کرام کی زندگی ہمارے سامنے ہیں آج دنیا جماعت احمدیہ کے نوجوانوں سے اسی نمونے کی توقعات رکھتی ہے۔ اور ہمارے نمونے سے وہ روحانی انقلاب مستقبل قریب میں انشاءاللہ رونما ہوگا۔ جس کی بشارت ہمارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین بار بار ہمیں دے رہے ہیں۔

دوسری تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ کی ہوئی۔ آپ نے نوجوانان احمدیت پر حضرت مصلح موعودؓ کے احسانات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا قیام نوجوانوں پر حضرت مصلح موعودؓ کا ایک عظیم احسان ہے۔ آپ نے فرمایا اس زمانے میں جبکہ جماعت کی حالت ہر لحاظ سے نہایت کمزور تھی نوجوانان احمدیت کو حضرت مصلح موعودؓ نے پکارا اور فرمایا کہ وہ میرے پاس آکر اپنی زندگیاں وقف کریں چنانچہ تعلیمیافتہ طبقہ میں سے بہت سے افراد نے اپنے آپ کو پیش کیا اور آپ نے کئی افراد کے نام لے کر بتایا کہ انہی نوجوانوں نے پھر دنیا بھر میں پھیل کر مشن اور جماعتیں قائم کیں۔ حضورؓ نے نوجوانوں کے لئے ایسا جامع لائحہ عمل تیار کیا جو ان کی دینی ودنیاوی فلاح کا ضامن ہے چنانچہ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت۔ بیکاری سے احتراز اور ہر پیشہ کو اپنانے کی تحریک وغیرہ بے شمار آپ کے احسانات ہیں۔

ازاں بعد عزیز عبدالخالق ملکانہ کی نظم کے بعد محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ نے اطفال الاحمدیہ کی ذمہ داریاں کے عنوان پر تقریر فرمائی آپ نے مثالی بچوں کا مثالی کردار واقعات کے رنگ میں پیش کرتے ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی وفاداری حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اطاعت گزاری حضرت یوسف علیہ السلام کے پاکیزہ بچپن اور آنحضرت صلعم کے نواسے حضرت حسن اور حضرت حسین کی اعلیٰ تربیت اور جنگ بدر کے موقعہ پر انصاری بچوں کے جوش اور ولولہ حضرت انسؓ کی بچپن میں امانت وغیرہ کا موثر انداز میں ذکر کرتے ہوئے اطفال کو بتایا کہ اس عمر کو معمولی عمر نہ سمجھنا چاہیئے۔ یہ تو وہ عمر ہے جس کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ قرآن مجید جیسا کلام الٰہی حافظہ میں محفوظ ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس عمر میں وہ کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے جو بڑے ہو کر دین اسلام و نوع انسان کی خدمت میں ممد و معاون ہو۔

علمائے کرام کی ولولہ انگیز اور موثر تقاریر کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے صدر اجلاس نے اپنی صدارتی تقریر میں ذکر حبیبؑ کے عنوان سے تین واقعات سنائے اور بتایا کہ ابتدائی زمانہ میں قادیان کی گمنامی کا کیا عالم تھا اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے قادیان کو کیسی شہرت حاصل ہے اور اسی طرح مدرسہ تعلیم الاسلام اور مدرسہ احمدیہ کے اجراء کے سلسلہ میں روایات بیان کرتے ہوئے ان ادارہ جات میں تعلیم حاصل کرنے والے

طالب علموں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

تقسیم انعامات

انعامات تیار کرنے کی ڈیوٹی خاکسار اور مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید کی تھی چنانچہ ہم دونوں نے مدرسہ احمدیہ کے طلباء کی مدد سے قریباً ۲۰۰ انعامات کے خوبصورت پیکیٹ تیار کر رکھے تھے ــــ علمائے سلسلہ کی تقاریر کے معاً بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سٹیج پر تشریف لائے اور تمام مقابلہ جات میں اوّل۔ دوم اور سوم آنے والے خدام و اطفال کو اپنے دستِ مبارک سے انعامات عطا فرمائے۔

بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ناظر صاحبان۔ درویشان کرام اور منتظمین اور دیگر تمام تعاون کرنے والے حضرات کا مجلس مرکزیہ کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔

اختتامی خطاب

آخر میں صدرِ محترم نے خدام و اطفال سے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا ایک وقت ہوتا ہے تیاری کا اور ایک وقت ہوتا ہے نتیجہ کا۔ جب انسان اپنی حقیر کوششوں کے خدا کے فضل سے شاندار نتائج دیکھتا ہے تو دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے۔

ہمارے اس اجتماع میں اکثر خدام نے علمی و ورزشی مقابلوں میں ذوق و شوق سے حصّہ لیا۔ اور اطاعت و فرمانبرداری کا۔ ڈسپلن کا اچھا نمونہ دکھایا۔ اور بعض نے شکایت کا بھی موقع دیا۔ امید ہے آئندہ وہ بھی بہتر نمونہ دکھانے کی کوشش کریں گے۔ بہرحال جنہوں نے انعام حاصل کئے۔ اللہ تعالےٰ ان کے لئے یہ خوشی مبارک فرمائے۔ دوسرے جو مقابلوں میں حصّہ لئے لیکن پوزیشن حاصل نہ کر سکے انہیں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں فاستبقوا الخیرات کی روشنی میں کوشش کا میدان ان کے لئے کھلا ہے۔ تدبیر کے ساتھ اور دعاؤں کے ساتھ نیک کاموں میں ایکدوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش جاری رکھنی چاہیئے

آخر میں آنمحترم نے جماعت کی ترقیات کے پیش نظر بڑھتی ہوئی ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جو ہماری کل تعداد ہے وہ ساری کی ساری بھی معلّم بن جائے تو پھر بھی دُنیا کی تربیت کے لئے یہ ناکافی ہے لیکن ہم نے اپنی سی حقیر کوشش کرتے چلے جانا ہے اور نتائج اللہ تعالےٰ کے فضل سے نکل رہے ہیں۔ پس ضرورت ہے اس امر کی کہ ہم اپنی ذمّہ داریوں کو سمجھیں اور ان کی ادائیگی کی کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق بخشے۔

اس کے بعد تمام حاضرین سمیت آپ نے لمبی اور پُرسوز اجتماعی دُعا فرمائی۔ اور دُعا کے ساتھ قریباً پانچ بجے شام، خدام و اطفال کا یہ سہ روزہ مشترکہ سالانہ اجتماع نہایت کامیابی اور خیروبرکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

فالحمد للّٰہ علیٰ احسانہٖ

مکتوبِ انگلستان

شادئ خانہ آبادی

مکرمی ماموں عبداللطیف خاں صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہنسلو (انگلستان) تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۱ر جولائی ۱۹۷۹ء کو محترمہ صفیہ جوزاء بنت ماموں عبدالمجید صاحب مرحوم کی رخصتی کی تقریب عمل میں آئی۔ موصوفہ کا نکاح برادرم عابد احمد پسر جناب مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی سے پہلے ہوچکا تھا۔ رخصتانہ کی تقریب سے تین چار روز قبل عزیز عابد احمد کی والدہ محترمہ بھی اس تقریب میں شرکت کے لئے لنڈن پہنچ گئیں۔ مولانا بشیر احمد صاحب اس تقریب میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ اس لئے رخصتی کے دن محترم جناب بشیر احمد صاحب رفیق سابق امام مسجد لنڈن سے درخواست کی گئی کہ وہ عزیز عابد احمد کی سرپرستی کرتے ہوئے برات کے ہمراہ تشریف لادیں۔ جسے انہوں نے قبول فرمایا۔ چنانچہ مورخہ ۲۱ر جولائی کو محترم بشیر احمد صاحب رفیق کی سرپرستی میں برات متعدد موٹر کاڑیوں میں ہنسلو کے اس ہال میں ½۵ بجے شام پہنچی جسمیں رخصتی کی تقریب کا انتظام کیا گیا تھا۔ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لنڈن نے برات کو خوش آمدید کہا۔ ہال مہمانوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ہنسلو۔ ساؤتھ ہال اور گرین فورڈ کے احباب اہل و عیال کے ساتھ شریک ہوئے۔ محترم حافظ قدرت اللہ صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ محترم مرزا خورشید احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمین میں سے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ بعدہٗ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے تعارفی تقریر کے بعد ایک لمبی اور پُرسوز دُعا فرمائی اور ہزاروں دُعاؤں اور پُرنم آنکھوں کے ساتھ بچی کو رخصت کیا گیا۔

مورخہ ۲۵ر جولائی کو عزیز عابد احمد صاحب کی طرف سے اسی ہال میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ تقریبِ ولیمہ میں بھی انگلستان کی جماعتوں کے احباب بکثرت شریک ہوئے۔

جملہ درویش بھائیوں اور احباب جماعت سے عاجزانہ التماس ہے کہ دُعا فرمادیں۔ کہ مولیٰ کریم اس شادی کو ہردو خاندانوں کے لئے برکت کا موجب بنائے۔ آمین ؛

خاکسار : حامد احمد دہلوی (ابن مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی)

درخواست دُعا :۔ مکرم ظہیر احمد خان صاحب پرویز عادل آباد نے ایک نیا کاروبار "احمدیہ ٹریڈرس اینڈ کمیشن ایجنٹ" کے نام سے اس سال شروع کیا ہے۔ احباب کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ نیا کاروبار ان کے لئے بابرکت ہو۔ موصوف نے -/۱۰ روپے درویش فنڈ اور -/۱۰ روپے صدقہ فنڈ میں ادا کئے ہیں (امیر جماعت احمدیہ قادیان)

اخبار قادیان :۔

مورخہ ۱۲ر اکتوبر کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں ہفتہ تحریک جدید کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ نے فرمائی۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب ملکانہ کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ نے "تحریک جدید کے شیریں ثمرات" کے موضوع پر اور مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ نے "تحریک جدید کے مطالبات" کے عنوان پر تقاریر فرمائیں۔ آخر میں صدرِ اجلاس نے بھی تحریک جدید کے پس منظر کا ذکر کرتے ہوئے اس عظیم الشان تحریک کی افادیت بیان کی۔

○ ــ مورخہ ۱۰/۹ کو مکرم چوہدری مبرور احمد صاحب چیمہ کے ہاں تیسری لڑکی تولد ہوئی ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش کی پوتی اور مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی مرحوم (سابق ناظر بیت المال) کی نواسی ہے۔ احباب بچی کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور نیک و صالح بننے کے لئے دُعا فرمائیں۔

○ ــ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قائم مقام ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی اہلیہ محترمہ کو گذشتہ ہفتہ کے روز امرتسر سول ہسپتال میں داخل کروایا گیا تھا۔ بفضلہ تعالیٰ فوری علاج معالجہ سے تشویشناک کیفیت دور ہوئی۔ مورخہ ۱۳/۱۰ کو قادیان واپس لایا گیا ہے۔ ہنوز کمزوری بہت ہے اور اصل مرض اپنی جگہ پر ہے۔ ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ دل کے والو کا جلد از جلد اپریشن ہونا چاہیئے۔ احباب موصوفہ کی کامل صحتیابی کے لئے دُعا فرمادیں۔

درخواست دُعا :۔

مکرم حمید اللہ صاحب بانڈے آف رشی نگر (کشمیر) کی والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں موصوفہ کی صحت و سلامتی اور کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار : مظفر احمد اقبال قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.

MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS

PHONES No: 52325/52686 P.P.

ویرائٹی

پائیدار بہترین ڈیزائن پولیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

چپل پروڈکٹس

۴۹/۴۲ مکھنیا بازار - کانپور (یوپی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے۔

AUTOWINGS

32, SECOND MAIN ROAD

C-I-T- COLONY

MADRAS 600004.

PHONE No: 76360.

آٹو ونگس

○ ــ مکرم سید محمد صاحب پونچھ کی اہلیہ صاحبہ نسوانی عوارض کے سبب بیمار ہے۔ مقامی طور پر علاج جاری ہے۔ احباب انکی شفایابی کیلئے دُعا فرمادیں۔

عیدالاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عیدالاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں اُن بھائیوں کے ذمہ ایک فرض ادا ہو جاتا ہے وہاں قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم ان کے درویش بھائیوں کے استعمال میں آجاتا ہے۔

۲۔ بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقع پر قربانی کا انتظام کر دیئے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جو غیر معمولی مہنگائی کا دَور چل رہا ہے اس سے گوشت کی قیمت بھی متأثر ہوئی ہے۔ اس وجہ سے اس سال ایک جانور کی قیمت پہلے سے زیادہ ہوگئی ہے۔ کم از کم -/۱۸۰ روپے میں ایک جانور کا انتظام ہوگا۔ اگر دوست -/۲۰۰ روپے برائے فی جانور قربانی بھجوا دیں تو قربانی کے لئے بہتر جانور خریدنے میں سہولت ہوگی —— بیرونی ممالک کے احباب کی اطلاع کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پوری کرنے والے جانور کی قیمت تقریباً ۱۱ پاؤنڈ یا ۲۵ امریکن ڈالر یا ۲۹ کنیڈین ڈالر ہے۔ اس حساب سے دوسرے ممالک کے احباب اپنے اپنے ملک کی کرنسی کا حساب لگا کر رقم بھجوا دیں اور براہ مہربانی عید سے پہلے ضرور اطلاع دیں تاکہ اگر رقم کیش ہونے میں تاخیر بھی ہو تو رقم کا پیشگی انتظام کر کے ایسے اصحاب کی طرف سے عید کے موقع پر قربانی کا انتظام کرا دیا جائے خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے اصحاب کی قربانیوں کو قبول فرمائے آمین ؛

مرزا وسیم احمد

امیر جماعت احمدیہ قادیان

عید فنڈ

چندہ عید فنڈ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ سے ہر کمانے والے فرد پر کم از کم ایک روپیہ مقرر ہے۔ اس لئے احباب اس مد میں زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو اس ضروری فریضہ کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛

ناظر بیت المال آمد قادیان

اعلان برائے جلسہ سالانہ مستورات

مورخہ ۱۹ دسمبر کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مستورات کا علیحدہ پروگرام ہوتا ہے۔ جن ممبرات لجنہ نے تلاوت، نظم خوانی یا تقریر میں حصہ لینا ہو وہ اپنے نام صدر لجنہ کی تصدیق کے ساتھ ۳۰ اکتوبر تک بھجوا دیں۔ اس کے بعد یا عین وقت پر کسی کا نام پروگرام میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

ولادت: مکرم سید عبدالنقی صاحب آف برہ پورہ (بھاگلپور) کو اللہ تعالیٰ نے ایک بچی کے بعد مورخہ ۲/۱۰/۷۹ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ قادیان میں یہ ولادت ہوئی ہے۔ نومولود مکرم مستری محمد دین صاحب درویش کا نواسہ ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "عبدالہادی کاشف" نام تجویز فرمایا ہے

(۲) مکرم محمد شمیم الدین صاحب نائب صدر و سیکرٹری مال برہ پورہ (بھاگلپور) کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک بچی کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اس خوشی میں موصوف نے -/۱۰ روپے درویش فنڈ۔ -/۵ روپے شکرانہ فنڈ اور -/۵ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ احباب ہر دو بچگان کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور نیک و خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں ؛

شاہجہانپور میں

جماعتہائے احمدیہ اُترپردیش کی تیرہویں سالانہ کانفرنس

احباب جماعتہائے احمدیہ اُترپردیش و راجستھان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۴/۲۵ اکتوبر ۷۹ء کو شاہجہانپور میں احمدیہ مسلم کانفرنس منعقد ہوگی۔

- —— جس میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان شرکت فرمائیں گے۔
- —— جماعتہائے احمدیہ اُترپردیش۔ راجستھان اور ہندوستان کے دیگر صوبوں کے احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ کثیر تعداد میں شرکت فرما کر کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔
- —— ریلوے اسٹیشن اور بس اسٹینڈ سے بذریعہ رکشا، بہادر گنج رکشا اسٹینڈ تشریف لا دیں جس کے سامنے "احمدی اینڈ کو" کا نمایاں بورڈ نصب ہے۔ وہیں پہنچنا ہوگا۔ انشاء اللہ ریلوے اسٹیشن پر خدام استقبال کے لئے موجود ہوں گے۔
- —— اُترپردیش اور راجستھان کی جماعتیں مندرجہ ذیل پتہ پر چندہ برائے کانفرنس ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔
- —— قیام و طعام کا انتظام مقامی احباب اور کانفرنس کے ذمہ ہوگا۔ البتہ ہلکا بستر ہمراہ لائیں۔

کانفرنس کی کامیابی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

سیکرٹری	خاکسار	جنرل سیکرٹری
محمد شاہد صاحب وسیم ایڈووکیٹ	عبدالحق فضل مبلغ و صدر مجلس استقبالیہ	ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی

C/o. AHMADI & CO - BHADUR GANJ.
SHAHJAHANPUR – 242001 (U.P)

آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس!

صوبہ بہار کی جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دوسری آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس مورخہ ۱۱/۱۲ نومبر ۷۹ء بروز اتوار و سوموار "ہوتھبنڈار" موسیٰ بنی مائنز میں حسب ذیل پروگرام کے مطابق منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

- — جلسہ پیشوایان مذاہب ۶ بجے شام ہوتھبنڈار میں ۱۱ نومبر کو "باری میدان" میں منعقد ہوگا۔
- — جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ نومبر ۷۹ء کو مسجد احمدیہ موسیٰ بنی مائنز میں ہوگا۔
- — بیرون صوبہ جات سے تشریف لانے والے مہمانان کرام کے قیام و طعام کا انتظام کانفرنس کی انتظامیہ کے ذمہ ہوگا۔ البتہ ہلکا سا بستر ہمراہ لائیں۔
- — صوبہ بہار کی جماعتیں "چندہ برائے کانفرنس" صدر مجلس استقبالیہ کے نام ارسال کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔
- — صوبہ بہار کی تمام جماعتیں اپنے نمائندگان کو کانفرنس میں بھیج کر کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب بنائیں۔ نیز کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعائیں فرماتے رہیں ؛

خاکسار

عبدالرشید ضیاء مبلغ بھاگلپور

صدر مجلس استقبالیہ :-

شیخ ابراہیم۔ نمبر ۲ احمدیہ لائنز موسیٰ بنی مائنز ضلع سنگھ بھوم (بہار)

NO. 2, Ahmadiyya Lines
MOOSA BANI MINES
DIST - SINGH BHOOM (BIHAR)